Advertisement at Urdu Palace

Are you looking for an affordable website to advertise your business?

Urdu Palace offers lowest rates for all advertisers.

For Advertisement of your brand or business on our website call us or contact us through Whatsapp on following numbers

+92-348-8709449

www.urdupalace.com

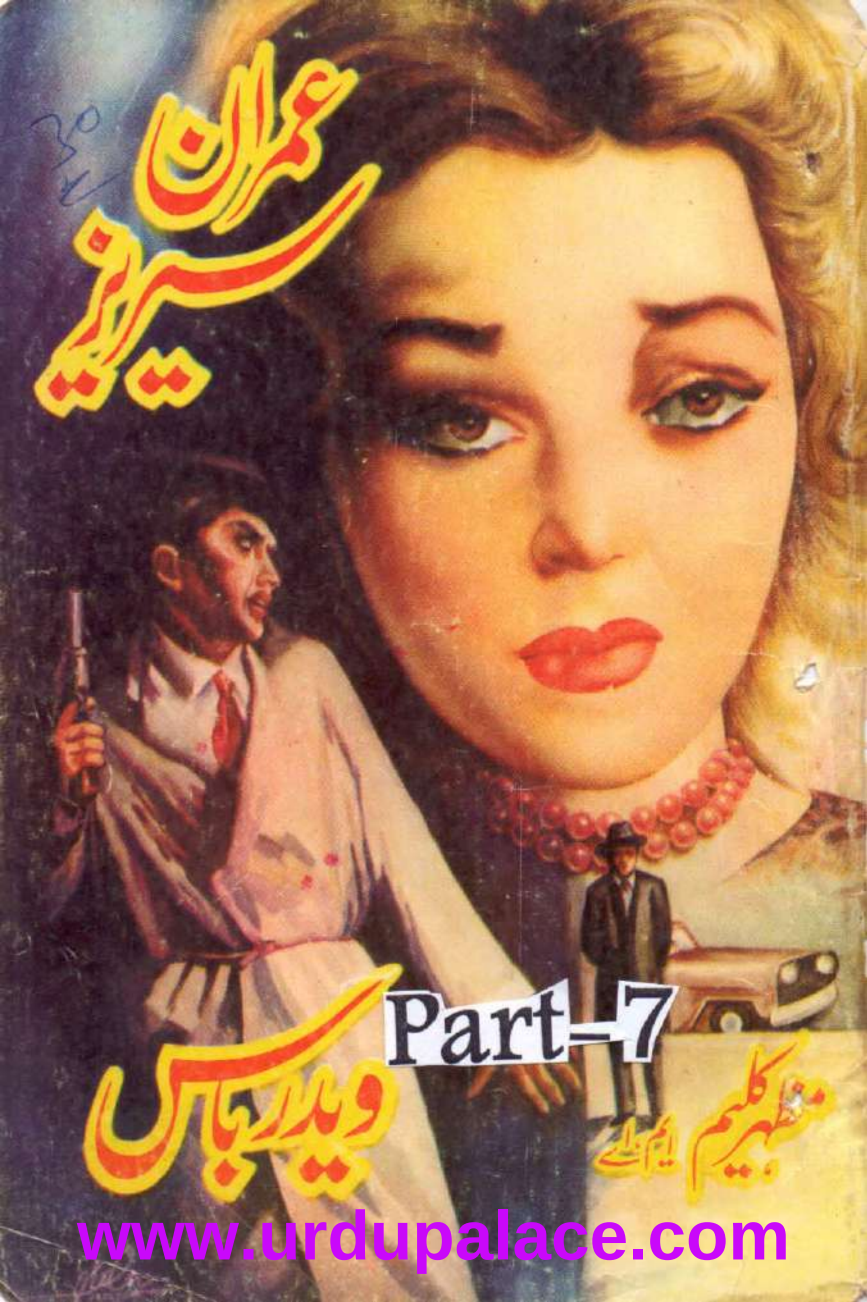

www.urdupalace.com

"نوجوان اگر تم سب کچھ بتلانے کا فیصلہ کر چکے ہو تو اپنا سر اثبات میں ہلا دو میں تمہیں بچا لوں گا" ـــــ فلیپر نے اس بار ٹائیگر سے مخاطب ہو کر کہا۔ مگر دوسرے لمحے فلیپر کے ساتھ ساتھ جولیا بھی حیرت سے چونک اٹھی۔ جب اس نے ٹائیگر کا سر اثبات کی بجائے نفی میں ہلتے دیکھا۔ فلیپر کی آنکھوں میں غصے اور شکست کے آثار ابھر آئے۔ ادھر جولیا اس نوجوان کی بہادری اور اولوالعزمی کی بری طرح قائل ہو گئی۔

فلیپر نے جب ٹائیگر کا سر نفی میں ہلتا دیکھا تو وہ تیزی سے آگے بڑھا اور پھر اس نے ٹائیگر کے زخم پر زور زور سے پھونکیں مارنی شروع کر دیں۔ اس کی پہلی پھونک مارتے ہی ٹائیگر کو یوں محسوس ہوا جیسے وہ کسی بلند مقام سے نیچے گہرائی میں گر رہا ہو۔ اس کے خون کا ابال مدھم پڑنا شروع ہو گیا تھا۔ شاید یہ فلیپر کے منہ سے نکلنے والی کاربن ڈائی آکسائیڈ کا اثر تھا۔ فلیپر تقریباً دو منٹ تک مسلسل ٹائیگر کے زخم پر پھونکیں مارتا چلا گیا اور ٹائیگر کی حالت تیزی سے معمول پر آتی چلی گئی۔ جب فلیپر نے پھونکیں مارنا بند کیں تو ٹائیگر ری ایکشن کی وجہ سے بے ہوش ہو چکا تھا۔ اس کی گردن ایک طرف ڈھلک گئی تھی۔

"میں نے تمہاری بات مان کر اس کی زندگی بچا لی ہے۔ اگر میں چند لمحے اور پھونکیں نہ مارتا تو یہ شخص اب تک مر چکا ہوتا" ـــــ فلیپر نے جولیا سے مخاطب ہو کر کہا۔

"پھر اب تم کیا چاہتے ہو" ـــــ جولیا نے سپاٹ لہجے میں پوچھا۔

"بہتر تو یہ ہے کہ تم اب سب کچھ بتلا دو۔ ورنہ یہی عمل اب تم پر دہرایا جائے گا اور یقین رکھو کہ میں قطعی نہیں بچاؤں گا" ـــــ فلیپر نے اس بار جولیا کی طرف بڑھتے ہوئے کہا۔

www.urdupalace.com

اس سے پہلے کہ جولیا کوئی جواب دیتی۔ اچانک بلیک روم کا دروازہ کھلا اور ایک مسلح آدمی دوڑتا ہوا اندر آگیا۔

"سر! باس آپ کو فوری طور پر طلب کر رہے ہیں۔ انہوں نے آبزورشن پر ایک ہیلی کاپٹر دیکھا ہے" ——— اس نوجوان نے تیز لہجے میں فلیپر سے مخاطب ہو کر کہا۔

"ہیلی کاپٹر" ——— فلیپر چونک پڑا۔ اس نے ایک لمحے کے لئے جولیا اور ٹائیگر کی طرف دیکھا اور پھر انہیں رسیوں سے بندھا دیکھ کر شاید مطمئن ہو گیا۔ اس نے مسلح آدمیوں کو وہیں رکنے کا اشارہ کیا اور خود تیز تیز قدم اٹھاتا ہوا کمرے سے باہر نکل گیا۔

دو آدمی جو اس کے قریب موجود تھے وہ بھی اس کے ساتھ باہر نکل گئے۔ ان کے باہر جانے کے بعد اب کمرے میں صرف چار مسلح آدمی باقی رہ گئے تھے۔ ابھی فلیپر کو باہر گئے چند ہی لمحے گزرے تھے کہ ٹائیگر کو ہوش آگیا۔ اس نے آنکھیں کھولیں اور پھر اِدھر اُدھر دیکھا۔ جب اس کی نظریں جولیا سے ٹکرائیں تو وہ دھیرے سے مسکرا دیا۔ دوسرے لمحے اس نے اپنی آنکھیں مخصوص انداز میں جھپکیں اور جولیا چونک پڑی۔ کیونکہ یہ آئی کوڈ تھا۔ اور ٹائیگر اسی کوڈ میں بات کر رہا تھا۔ یہ محسوس کرتے ہی اس نے بھی مخصوص انداز میں آنکھیں جھپکیں۔ دراصل وہ ٹائیگر کو بتلانا چاہتی تھی کہ وہ یہ کوڈ سمجھتی ہے۔

ٹائیگر نے اب باقاعدہ بات چیت شروع کر دی اور چند لمحوں بعد جولیا اس کا مطلب سمجھ گئی۔ اس نے آئی کوڈ میں اس کی تجویز کی تائید کی اور پھر گردن موڑ کر ایک کونے میں کھڑے مسلح آدمی کو بلایا۔

"میری بات سنو۔ مجھے شدید پیاس لگی ہے۔ کیا تم انسانیت کے نام پر ایک گلاس

www.urdupalace.com

پانی پلا سکتے ہو" —— جولیا نے بڑے درد بھرے لہجے میں اس آدمی سے مخاطب ہو کر کہا۔

"باس کے حکم کے بغیر میں تمہیں پانی نہیں پلا سکتا" —— اس آدمی نے چند لمحے سوچنے کے بعد جواب دیا۔

"میں نے انسانیت کے نام پر اپیل کی تھی اب تمہارا باس موجود نہیں ہے" —— جولیا نے پہلے سے بھی زیادہ عاجزانہ لہجے میں کہا۔

اور پھر نہ جانے کیا سوچ کر اس آدمی نے ہاتھ میں پکڑی ہوئی سٹین گن دیوار کے ساتھ لگائی اور پھر خود دروازے سے باہر نکل گیا۔ ہال میں موجود باقی تین افراد خاموشی سے کھڑے تھے۔ انہوں نے اس معاملے میں قطعاً کوئی دخل نہیں دیا۔

جب جولیا اس آدمی سے بات چیت میں معروف تھی تو ٹائیگر کی انگلیاں نامعلوم انداز میں حرکت کر رہی تھیں۔ اس نے جولیا کو آئی کوڈ میں یہی پیغام دیا تھا کہ وہ سائیڈ میں کھڑے ہوئے آدمی کو باتوں میں لگائے کیونکہ جس انداز میں وہ بندھا ہوا تھا اس کی انگلیوں کی حرکت صرف سائیڈ میں کھڑے ہوئے آدمی کو ہی نظر آسکتی تھی۔ جولیا نے بھی بڑے حسین انداز میں اسے نہ صرف باتوں میں لگایا تھا بلکہ وہ اسے کمرے سے بھی باہر بھیجنے میں کامیاب ہو گئی تھی۔ اس کے باہر جاتے ہی ٹائیگر نے اپنا عمل تیز کر دیا۔ اس کے دونوں انگوٹھوں میں لگے ہوئے تیز بلیڈ بڑی تیزی سے رسیاں کاٹنے میں معروف تھے اور پھر چند لمحوں میں اس نے اپنے ہاتھ آزاد کرا لیے۔

ہاتھ آزاد ہوتے ہی اس نے ادھر ادھر دیکھا۔ موقع محل کے لحاظ سے وہ اس وقت بہترین پوزیشن میں تھا۔ کمرے میں موجود تینوں افراد اس پوزیشن میں تھے کہ اسے فوری چیک نہیں کیا جا سکتا تھا۔ اور پھر سب سے بہتر صورت اس وقت یہ تھی کہ اس وقت ایک سٹین گن فارغ پڑی تھی۔ اب مسئلہ صرف تھا تو پیروں میں بندھی ہوئی رسیوں

www.urdupalace.com

کا تھا۔

ٹائیگر نے چند لمحے سوچنے کے بعد آخر کار اس کے لئے بھی ایک ترکیب سوچ ہی لی اور اچانک وہ اس انداز میں نیچے کھسک گیا جیسے اس کے ہاتھوں کی رسیاں اچانک ڈھیلی ہو گئی ہوں اور بےہوش ہونے کی وجہ سے وہ نیچے ڈھلک گیا ہو۔ نیچے ڈھلکتے ہی اس کے ہاتھوں نے بڑی پھرتی سے رسیاں کاٹنی شروع کر دیں۔

اسی لمحے سامنے کھڑا ہوا آدمی تیزی سے ٹائیگر کی طرف بڑھا۔

"تمہیں کیا ہو گیا ہے"—— اس نے حیرت سے کہا۔ مگر ٹائیگر نے آنکھیں اوپر چڑھالی تھیں۔ پھر اس سے پہلے کہ وہ آدمی صورت حال کو سمجھتا ٹائیگر اپنی جگہ سے اچھلا اور اس آدمی کو دور تک رگیدتا چلا گیا۔

نیچے گرتے ہی اس نے ایک اور جمپ لیا اور وہ اس مشین گن تک پہنچ گیا جو دیوار کے ساتھ لگی ہوئی تھی۔ اس سے پہلے کہ نیچے گرا ہوا آدمی سنبھلتا یا باقی دو افراد اپنی مشین گنوں کو سیدھا کرتے۔ ٹائیگر مشین گن سیدھی کر چکا تھا۔ اس نے ایک لمحہ ضائع کئے بغیر ٹریگر دبا دیا اور چند لمحوں بعد تینوں افراد فرش پر پڑے تڑپ رہے تھے۔ اسی وقت دروازہ کھلا اور پہلا آدمی ہاتھ میں شراب کی ایک بوتل پکڑے اندر داخل ہوا۔ کمرے میں داخل ہوتے ہی موت نے اسے جھپٹ لیا کیونکہ ٹائیگر اسی کے انتظار میں تھا۔

چاروں آدمیوں کے ختم ہوتے ہی ٹائیگر تیزی سے آگے بڑھا اور پھر اس نے چند لمحوں میں جولیا کو رسیوں کی بندش سے آزاد کر دیا۔

آزاد ہوتے ہی جولیا نے بھی ایک مشین گن اٹھا لی۔

"میرے پیچھے چلے آؤ"—— ٹائیگر نے جولیا سے مخاطب ہو کر کہا اور خود مشین گن سنبھالے دروازے پر پہنچ گیا۔

اس نے دروازہ کھول کر بڑی احتیاط سے باہر جھانکا۔ راہداری سنسان پڑی

www.urdupalace.com

ہو گئی تھی، چنانچہ وہ اچھل کر کمرے سے باہر آ گیا۔ جولیا بھی اس کے پیچھے راہداری میں نکل آئی۔

ٹائیگر اور جولیا خاموشی سے راہداری میں چلتے ہوئے ہال کمرے میں پہنچ گئے ہال کمرہ اس وقت خالی پڑا ہوا تھا۔ ٹائیگر نے فی الحال یہی سوچا تھا کہ کسی طرح وہ اس وقت ان کے اڈے سے باہر نکل جائے۔ باہر نکلتے ہی وہ عمران سے کہہ کر باقاعدہ اڈے پر حملہ کر کے تباہ کر سکتا تھا۔ اس وقت وہ صرف دو تھے اور مجرموں نے جس جدید انداز میں اڈہ بنایا ہوا تھا۔ اس سے ظاہر ہوتا تھا کہ مجرموں کی کثیر تعداد یہاں موجود ہو گی۔

ہال کمرے میں اس وقت کوئی آدمی موجود نہیں تھا۔ اس لئے وہ دونوں خاموشی سے چلتے ہوئے دروازے تک پہنچ گئے۔

ٹائیگر نے آہستہ سے دروازے پر دستک دی۔ چند لمحوں بعد دروازہ کھلا۔ ٹائیگر کو معلوم تھا کہ باہر صرف دو آدمی موجود ہوں گے۔ اس لئے دروازہ کھلتے ہی اس نے سٹین گن کا فائر کھول دیا۔ اور وہ دونوں آدمی ایک لمحے میں موت کی آغوش میں پہنچ گئے۔ ان کے مرتے ہی ٹائیگر اور جولیا تیزی سے آگے بڑھتے چلے گئے۔

اب وہ ایک چھوٹے سے کمرے میں پہنچ چکے تھے۔ انہیں معلوم تھا کہ یہاں سے باہر نکلنے کے لئے کسی لفٹ کا میکنزم ہے۔ اور اس میکنزم کے متعلق ان دونوں میں سے کسی کو بھی معلوم نہیں تھا۔ اس لئے وہ پریشان نظروں سے کمرے کا جائزہ لے رہے تھے کہ اچانک کمرے میں سنسناہٹ کی تیز آواز گونجنے لگی۔ اور پھر وہ دونوں یہ دیکھ کر حیرت سے اچھل پڑے کہ چھت کا درمیانی ٹکڑہ تیزی سے نیچے آتا چلا آ رہا تھا۔ اور ظاہر تھا کہ اب وہ دونوں بری طرح پھنس چکے تھے۔

www.urdupalace.com

فلیپس تیزی سے ڈاکٹر براؤن کے پاس پہنچ گیا۔
"کیا ہوا ڈاکٹر" ـــــ فلیپر نے تیز لہجے میں کہا۔
"فلیپر اس ہیلی کاپٹر کو دیکھو" ـــــ ڈاکٹر براؤن نے سکرین کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔ سکرین پر ایک چھوٹا سا جدید قسم کا ہیلی کاپٹر اڑتا ہوا صاف نظر آ رہا تھا۔ ہیلی کاپٹر میں دو آدمی سوار تھے۔ ان میں سے ایک آنکھوں سے دوربین لگائے فضا کا جائزہ لے رہا تھا۔
"اس ہیلی کاپٹر میں کیا خاص بات ہے ڈاکٹر! یہ دارالحکومت ہے۔ ہو سکتا ہے کہ یہ کسی سرکاری مشن پر اڑا ہو" ـــــ فلیپر نے کچھ نہ سمجھتے ہوئے کہا۔
"ہو تو سکتا ہے مگر تم یہ سن کر یقیناً حیرت سے اچھل پڑو گے کہ یہ ہیلی کاپٹر ہمیں ٹریس کر رہا ہے" ـــــ ڈاکٹر براؤن نے مسکراتے ہوئے کہا۔
"ہمیں ٹریس کر رہا ہے۔ وہ کیسے۔ آپ نے یہ کیسے اندازہ لگا لیا۔ فضا سے وہ ہمیں کیسے ٹریس کرے گا" ـــــ فلیپر واقعی حیرت زدہ تھا۔
"فلیپر تم دیکھ رہے ہو کہ اس وقت آسمان پر بادل چھائے ہوئے ہیں۔ گو یہ بادل قدرتی ہیں۔ ہمارے پیدا کردہ نہیں ہیں لیکن اگر یہ ہمارے پیدا کردہ ہوتے تو اب تک ہمارا اڈہ ٹریس ہو چکا ہوتا۔ کیونکہ جب میں نے یہ ہیلی کاپٹر دیکھا تو میرے ذہن

www.urdupalace.com

میں شک پڑا۔ چنانچہ میں نے چیک کیا تو مجھے معلوم ہو گیا کہ فضا میں ایکس الیون بی فائیو گیس پھیلی ہوئی ہے۔ اس گیس کی موجودگی میں ہمارا ایریل ٹرلیس ہو جاتا اور جب ایریل ٹرلیس ہو جاتا تو ظاہر ہے اڈہ بھی انہیں معلوم ہو جاتا"۔۔۔۔۔ ڈاکٹر براؤن نے تفصیل سے فلیپر کو بتایا۔

"اوہ! یہ بات ہے تو آپ اب تک کس چیز کا انتظار کر رہے ہیں۔ فوراً اس ہیلی کاپٹر کو ہٹ کریں"۔۔۔۔۔ فلیپر نے پریشان لہجے میں کہا۔

"میں نے اسی لئے تمہیں بلوایا ہے کہ فوراً جا کر اس ہیلی کاپٹر کو ہٹ کرو۔ اول تو کوشش کرو کہ کسی طرح یہ دونوں بچنے نہ پائیں۔ اگر بفرض محال یہ بچ جائیں تو پھر اپنے آدمی بھیج کر انہیں پکڑوا کر یہاں لے آؤ"۔۔۔۔۔ ڈاکٹر براؤن نے کہا۔

"اوکے"۔۔۔۔۔ فلیپر نے جواب دیا اور پھر تیزی سے اس کمرے سے نکل گیا ڈاکٹر براؤن کی نظریں مسلسل سکرین پر جمی ہوئی تھیں۔ وہ بغور ہیلی کاپٹر کو دیکھ رہا تھا

اور پھر چند لمحوں بعد اچانک اس نے دیکھا کہ ایک راکٹ تیزی سے فضا میں بلند ہوا اور سیدھا ہیلی کاپٹر کے انجن میں جا لگا اور ڈاکٹر براؤن کے چہرے پر مسکراہٹ ابھر آئی۔ ہیلی کاپٹر جھٹکے کھانے لگا۔ اور پھر اسے ہیلی کاپٹر میں موجود دونوں آدمیوں کے چہروں پر شدید پریشانی کے آثار نظر آئے۔ ہیلی کاپٹر اب بے قابو ہو کر زمین کی طرف گرنا شروع ہو گیا تھا۔ ڈاکٹر براؤن اب اس انتظار میں تھا کہ کب ہیلی کاپٹر کے ٹکڑے فضا میں اڑتے ہیں۔

ہیلی کاپٹر تیزی سے زمین کی طرف جھکتا چلا آرہا تھا۔ اور پھر اس نے دیکھا کہ وہ دونوں آدمی ہیلی کاپٹر سے نیچے کود گئے تھے۔ مگر وہ ان کی جرات دیکھ کر حیران رہ گیا کہ وہ دونوں آدمی بغیر پیراشوٹ کے کودے تھے۔ اور ان دونوں کے نیچے

www.urdupalace.com

کودتے ہی ہیلی کاپٹر بھی برسٹ ہو گیا تھا۔

ڈاکٹر براؤن نے مسکراتے ہوئے مشین بند کر دی۔ اور فلیپر کا انتظار کرنے لگا کہ وہ ان کے متعلق کیا رپورٹ لے کر آتا ہے۔

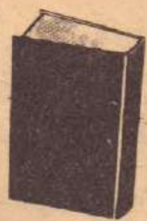

عمران اور بلیک زیرو دونوں اکٹھے ہی کودے تھے۔ گو ہیلی کاپٹر کافی نیچے آچکا تھا مگر اس کے باوجود بلندی خاصی تھی اور چونکہ آسمان پر بادل چھائے ہوئے تھے۔ اس لئے نیچے اندھیرا ہی تھا۔

وہ دونوں سر کے بل نیچے گرتے چلے گئے۔ ان دونوں نے اپنی آنکھیں بند کر لی تھیں کیونکہ اپنا انجام انہیں صاف نظر آرہا تھا اور پھر چند لمحوں بعد ایک زوردار دھماکے سے نیچے گرے اور پھر وہ اور نیچے گرتے چلے گئے۔

نیچے اور نیچے۔ دراصل وہ دونوں کسی کوٹھی کے کمپاؤنڈ میں موجود سوئمنگ پول میں گرے تھے اور یہ ان دونوں کی خوش قسمتی تھی۔

سوئمنگ پول کی سطح سے ٹکراتے کے بعد وہ دونوں تیزی سے دوبارہ پانی کی سطح پر ابھرے اور پھر چند ہی لمحوں بعد وہ سوئمنگ پول سے باہر آنے میں کامیاب ہو گئے۔ مگر اس سے پہلے کہ ان کے ہوش وحواس پوری طرح واپس آتے۔ اچانک ان دونوں کے سروں پر قیامت ٹوٹ پڑی۔ ضرب اتنی زوردار تھی کہ وہ دونوں

www.urdupalace.com

پہلی ہی ضرب میں ڈھیر ہو گئے۔

"اچھی طرح چیک کر لو کہ یہ بے ہوش ہو گئے ہیں یا نہیں"۔۔۔۔۔۔ ان کے گرتے ہی ایک کرخت آواز گونجی۔ اور پھر چار پانچ آدمی ان کے گرد اکٹھے ہو گئے۔ ان میں سے دو نے ان کی نبضیں چیک کیں۔

"باس یہ دونوں بیہوش ہیں"۔۔۔۔۔۔ انہوں نے کہا۔

"ٹھیک ہے انہیں اٹھا کر لے چلو۔ ویسے یہ دونوں دنیا کے خوش قسمت ترین انسان ہیں جو فضا سے سوئمنگ پول میں آگرے ہیں۔ ورنہ اگر یہ چند گز ادھر گرتے تو اب ہم ان کی ہڈیاں جمع کر رہے ہوتے"۔۔۔۔۔۔ باس نے اپنے آدمیوں سے کہا۔ اور پھر دو آدمیوں نے آگے بڑھ کر عمران اور بلیک زیرو کو اٹھا لیا اور آگے بڑھ گئے۔

وہ تیزی سے چلتے ہوئے اس کوٹھی سے باہر نکل گئے اور پھر تھوڑی دور ہی ایک دوسری کوٹھی کے گیٹ میں داخل ہو گئے۔ پورٹیکو کی شمالی دیوار کے سامنے جا کر وہ رک گئے۔ سب سے آگے موجود آدمی نے جھک کر دیوار کی جڑ میں لگا ہوا بٹن دبایا اور دوسرے لمحے دیوار اوپر اٹھتی چلی گئی اور وہ سب اندر داخل ہو گئے۔ ان کے اندر داخل ہوتے ہی دیوار دوبارہ برابر ہو گئی۔ ان کی تعداد چھ تھی اور سب نے ہاتھوں میں مشین گنیں پکڑی ہوئی تھیں۔

وہ سب کمرے کے درمیان آ کر رک گئے۔ ان میں سے ایک نے جیب میں ہاتھ ڈال کر ایک چھوٹا سا بکس نکالا اور پھر اس کی فریکوئنسی سیٹ کر کے اس نے اس کا بٹن دبایا اور یہ ڈبہ دوبارہ جیب میں ڈال لیا۔

بٹن دبتے ہی فرش کا درمیانی ٹکڑا جس پر وہ موجود تھا۔ ایک تیز سنسناہٹ کی آواز پیدا کرتا ہوا لفٹ کی طرح نیچے آنے لگا۔

اور پھر چند لمحوں بعد لفٹ بند ہو گئی۔ اب وہ ایک اور کمرے میں تھے مگر نیچے

www.urdupalace.com

آتے ہی ان کی نظریں دروازے پر پڑی ہوئی دو لاشوں پر پڑیں اور وہ اچھل پڑے اور پھر انہیں کمرے میں موجود ٹائیگر اور جولیا بھی نظر آ گئے۔

جولیا اور ٹائیگر کے ہاتھوں میں پکڑی ہوئی سٹین گنوں کا رخ ان آدمیوں کی طرف تھا۔

"خبردار اگر کسی نے حرکت کی تو ابھی بھون دوں گا۔ ہتھیار پھینک دو"۔۔۔ ٹائیگر نے انتہائی کرخت لہجے میں کہا اور پھر ان آدمیوں نے ہاتھوں میں پکڑی ہوئی سٹین گنیں پھینک دیں۔

"ان آدمیوں کو بھی نیچے اتارو" ۔۔۔ ٹائیگر نے دوسرا حکم دیا۔ اور پھر ان آدمیوں نے جنہوں نے عمران اور بلیک زیرو کو اٹھایا ہوا تھا۔ انہیں نیچے رکھنے کی بجائے بڑی پھرتی سے ان دونوں پر پھینک دیا۔ ان دونوں نے بچنے کی بے حد کوشش کی مگر بے سود۔ وہ دونوں ٹکرا کر نیچے گر پڑے۔ اور اسی لمحے چھ آدمیوں نے انہیں چھاپ لیا۔ اور چند ہی لمحوں میں وہ نہتے ہو چکے تھے۔ اور سٹین گنیں ان کے ہاتھوں میں تھیں۔

"چلو، خبردار اگر کسی نے حرکت کی تو ہم معاف نہیں کریں گے"۔۔۔ ان کے انچارج نے کہا۔ اور پھر اس کے اشارے پر عمران اور بلیک زیرو کو دوبارہ کاندھے پر لاد لیا گیا۔

اور پھر وہ سب کو لئے ہوئے دوبارہ بلیک روم میں پہنچ گئے۔ بلیک روم میں فلیپر بڑے غصے اور جوش کے عالم میں ٹہل رہا تھا۔ اس کا چہرہ غصے سے لال بھبوکا ہو رہا تھا۔

بلیک روم میں چار لاشیں پڑی ہوئی تھیں۔

جیسے ہی وہ بلیک روم میں داخل ہوئے۔ فلیپر نے چونک کر ان کی طرف دیکھا اور

www.urdupalace.com

پھر جیسے ہی اس کی نظریں جولیا اور ٹائیگر پر پڑیں اس کا چہرہ کھل اٹھا۔
"یہ کہاں سے ملے" ـــــ فلیپر نے اپنے آدمیوں سے پوچھا۔
"باس یہ دونوں آؤٹ روم میں موجود تھے۔ بڑی مشکل سے قابو میں آئے ہیں" ـــــ انچارج نے مؤدبانہ لہجے میں جواب دیا۔
"اور یہ دونوں بچ گئے ہیں" ـــــ فلیپر نے ان کے کندھوں پر لدے ہوئے عمران اور بلیک زیرو کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔
"جی ہاں! یہ ہیلی کاپٹر سے ساتھ والی کوٹھی کے سوئمنگ پول میں گرے تھے۔ اب یہ بے ہوش ہیں" ـــــ انچارج نے جواب دیا۔
"ٹھیک ہے ان چاروں کو اچھی طرح باندھ دو۔ اور خیال رکھنا یہ پہلے بھی نجانے کس طرح رسیاں کھول کر بھاگ گئے تھے۔ اس بار اس طرح باندھو کہ یہ حرکت بھی نہ کر سکیں" ـــــ فلیپر نے کہا اور پھر چند ہی لمحوں بعد ٹائیگر اور جولیا دوبارہ اچھی طرح باندھ دیئے گئے اور پھر انہوں نے عمران اور بلیک زیرو کو بھی دو کرسیوں سے اچھی طرح باندھ دیا۔
اور جب جولیا اور ٹائیگر دونوں کی نظریں عمران پر پڑیں تو وہ بری طرح چونک پڑے۔ وہ سوچ بھی نہ سکتے تھے کہ ان بیہوش آدمیوں میں سے ایک عمران ہو گا۔ ورنہ وہ آؤٹ روم میں ہی اپنی جانوں پر کھیل کر عمران کو ان کے ہاتھوں سے چھڑا لیتے۔ دوسرا آدمی ان کے لئے اجنبی تھا۔
"ٹھیک ہے۔ اب تم ان سب کی نگرانی کرو۔ میں ابھی آتا ہوں۔ اور دیکھو اگر ان میں سے ایک بھی نکل جانے میں کامیاب ہو گیا تو میں تم سب کو شوٹ کر دوں گا"۔
یہ کہہ کر فلیپر تیزی سے کمرے سے باہر نکل گیا۔ وہ ہیلی کاپٹر میں موجود افراد کی آمد کی اطلاع ڈاکٹر براؤن کو دینا چاہتا تھا۔ مگر آپریشن روم میں جا کر اسے معلوم ہوا

www.urdupalace.com

کہ ڈاکٹر ڈرائنگ روم میں ہے جہاں چند مقامی افراد ان سے ملنے آئے ہیں۔

فلیپر اسی لمحے واپس مڑا اور تیزی سے ڈرائنگ روم کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ وہ حیران تھا کہ ڈاکٹر براؤن سے کون لوگ ملنے آئے ہوں گے۔

ڈرائنگ روم کے قریب پہنچ کر وہ ٹھٹھک کر رک گیا۔ کیونکہ اسے ڈرائنگ روم کے دروازے پر ایک کارڈ پڑا ہوا نظر آ گیا تھا۔ اس نے بڑی احتیاط سے وہ کارڈ اٹھا لیا اور پھر جیسے ہی اس کی نظر کارڈ پر لکھی ہوئی عبارت پر پڑی وہ بری طرح چونک پڑا۔

کارڈ مقامی سیکرٹ سروس کا تھا اور اس پر سیکرٹ سروس کا شناختی نشان بھی تھا۔ وہ سمجھ گیا کہ یہ کارڈ ڈرائنگ روم میں بیٹھے ہوئے کسی آدمی کی جیب میں سے گر گیا ہوگا۔ اس کے چہرے پر پراسرار سی مسکراہٹ رینگ آئی۔ وہ تیزی سے مڑا اور اس نے قریب کے کمرے سے انٹرکام کا بٹن دبایا اور تیزی سے اپنے آدمیوں کو احکامات جاری کرنے شروع کر دیئے۔ احکامات جاری کر کے اس کے چہرے پر اطمینان کے تاثرات ابھر آئے اور وہ دوبارہ ڈرائنگ روم کی طرف بڑھ گیا۔

جیسے ہی وہ ڈرائنگ روم میں داخل ہوا۔ اس نے دیکھا کہ تین نوجوان کرسیوں پر بیٹھے ہیں اور ڈاکٹر براؤن سے باتوں میں مصروف ہیں۔ ان سب نے فلیپر کو چونک کر دیکھا۔

"آؤ جارج! ان سے ملو یہ مقامی وزارت داخلہ کے آفیسر ہیں اور غیر ملکیوں کے مسائل کا محکمے کی طرف سے سروے کر رہے ہیں" ——— ڈاکٹر براؤن نے فلیپر سے ان کا تعارف کراتے ہوئے کہا۔ اس نے جان بوجھ کر فلیپر کا نام تبدیل کر دیا تھا۔

"اور یہ جارج ہیں میرے بزنس پارٹنر" ——— ڈاکٹر براؤن نے کہا۔

اور پھر ان سب سے ہاتھ ملا کر فلیپر دروازے کے قریب ہی بیٹھ گیا۔

www.urdupalace.com

"اس سروے سے آپ کا کیا مقصد ہے" ——— فلیپر نے بیٹھتے ہی پوچھا۔
ظاہر ہے وہ تینوں صفدر، کیپٹن شکیل اور صدیقی تھے اور عمران کی ہدایات پر غیر ملکیوں کو چیک کرنے کی مہم میں نکلے ہوئے تھے۔ چنانچہ صفدر نے اسے جواب دیا۔
"مسٹر جارج ہماری حکومت یہ چاہتی ہے کہ اس ملک میں آنے والے غیر ملکیوں کو کسی قسم کی تکلیف نہ ہو۔ غیر ملکیوں کو یہاں جو بھی مسائل پیش آئیں گے۔ ہم اپنی سروے رپورٹ میں ان کا ذکر کریں گے۔ اور حکومت ان کو حل کرنے کے لئے اقدامات کریگی"۔ صفدر نے تفصیل بتلاتے ہوئے کہا۔
"بہت خوب مگر غیر ملکیوں کے مسائل حل کرنے کے لئے حکومت نے سیکرٹ سروس کے افراد کو کیوں تکلیف دی ہے" ——— فلیپر نے بڑے طنزیہ لہجے میں کہا۔ اور اس کی بات سنتے ہی صفدر، کیپٹن شکیل اور صدیقی نے تو چونکنا ہی تھا۔ ڈاکٹر براؤن بھی بری طرح چونک پڑا۔
"کیا مطلب" ——— کیپٹن شکیل نے چہرے پر شدید حیرت لاتے ہوئے کہا۔
"مطلب" ——— فلیپر نے کہا اور دوسرے لمحے اس نے دروازے پر ہاتھ مارا اور پھر ڈرائنگ روم کے دونوں دروازوں سے تقریباً دس افراد ہاتھوں میں سٹین گنیں لئے اچھل کر اندر آگئے۔ اور انہوں نے ان تینوں کے سینوں پر سٹین گنوں کی نالیاں ٹکا دیں۔
"خبردار اگر حرکت کی تو بھون دوں گا" ——— فلیپر نے انتہائی سخت لہجے میں کہا اور وہ تینوں حیرت سے بت بنے رہ گئے۔ دراصل سچوایشن ہی اچانک کچھ اس طرح پلٹ گئی تھی کہ وہ کچھ بھی نہ کر سکے تھے۔
اور پھر فلیپر نے ان کی جیبوں سے ریوالور بھی نکال لئے۔
"انہیں ڈارک روم میں لے چلو اور اچھی طرح باندھ دو" ——— فلیپر نے اپنے

www.urdupalace.com

آدمیوں کو کہا اور اس کے آدمی ان تینوں کو لے کر ڈرائنگ روم سے باہر نکل گئے۔

"آخر تمہیں یہ کیسے پتہ چلا کہ یہ سیکرٹ سروس کے آدمی ہیں"——— ڈاکٹر براؤن نے بڑے حیرت زدہ لہجے میں فلیپر سے پوچھا۔ اور فلیپر نے جیب سے کارڈ نکال کر ڈاکٹر براؤن کے ہاتھ میں رکھ دیا۔

"ہونہہ تو یہ بات ہے۔ اس کا مطلب ہے۔ معاملات بیحد سیریس ہو چکے ہیں۔ ہمیں فوراً میجر آپریشن شروع کر دینا چاہیئے"——— ڈاکٹر براؤن نے کچھ سوچتے ہوئے گہری سنجیدگی سے کہا۔

"ہاں ڈاکٹر آپ فوری طور پر آپریشن شروع کر دیں۔ اور ہاں میں آپ کو رپورٹ دینے آیا تھا کہ ہیلی کاپٹر میں سوار دونوں افراد بھی گرفتار کر لیے گئے ہیں۔ وہ ساتھ والی کوٹھی کے سوئمنگ پول میں آ گرے تھے۔ اور پھر اس نے ٹائیگر اور جولیا کے فرار اور پھر دوبارہ گرفتاری کا ذکر بھی سنا دیا۔

"میرے خیال میں یہ سب ایک ہی گروپ ہے۔ ہمیں میجر آپریشن شروع کر کے ان سے نپٹنا چاہیئے۔ میں ابھی جی ایم سے بات کرتا ہوں"——— ڈاکٹر نے کہا اور پھر تیز تیز قدم اٹھاتا ہوا کمرے سے باہر نکل گیا۔ فلیپر بھی کچھ سوچتا ہوا اس کے پیچھے چل دیا۔

www.urdupalace.com

جب عمران اور بلیک زیرو کو ہوش آیا تو ان کی نظریں سامنے بندھے ہوئے ٹائیگر اور جولیا پر پڑیں اور عمران کے چہرے پر بے اختیار مسکراہٹ دوڑنے لگی۔ البتہ بلیک زیرو نے اپنے آپ کو مکمل طور پر اجنبی ہی پوز کیا۔

"ہیلو جولیا کیا حال ہے اور یہ تمہارے ساتھ کون ہے" —— عمران نے مسکراتے ہوئے پوچھا۔

"معلوم نہیں کون ہے۔ بہرحال اب تک تو دوست ہی ثابت ہوا ہے۔ اور تم کیسے پھنس گئے ہو اور تمہارا ساتھی کون ہے" —— جولیا نے بغور بلیک زیرو کو دیکھتے ہوئے کہا۔ نجانے اس کے ذہن میں بلیک زیرو کے متعلق کیا کیا شکوک ابھر آئے تھے۔

"ارے یہ بیچارہ تو ہیلی کاپٹر کا ڈرائیور ہے۔ اور پھر عمران نے ہیلی کاپٹر تباہ ہونے اور اپنے پکڑے جانے کا حال مختصر سنا دیا اور جولیا مطمئن ہو گئی۔

اس سے پہلے کہ اور کوئی بات ہوتی کمرے کا دروازہ کھلا۔ اور پھر ان سب کے چہروں پر حیرت کے تاثرات ابھر آئے۔ کیونکہ انہوں نے صفدر، کیپٹن شکیل اور صدیقی کو ہاتھ اٹھائے اندر آتے دیکھا وہ تینوں بھی عمران اور جولیا کو وہاں دیکھ کر حیرت زدہ رہ گئے۔ ایک لحاظ سے پوری سیکرٹ سروس بمعہ دونوں ایکسٹوؤں

www.urdupalace.com

کے وہاں موجود تھی۔

ان تینوں کو لے کر آنے والوں نے ان تینوں کو بھی مضبوطی سے رسیوں سے باندھ دیا۔ اور خود بھی وہیں پہرے پر کھڑے ہو گئے۔

اب کمرے میں سات آدمی بندھے ہوئے تھے۔ اور ان کے پہرہ دینے والوں کی تعداد سولہ ہو چکی تھی۔

" یار تمہاری افرادی قوت بے شمار ہے۔ کہیں تم ملک چین سے تو تعلق نہیں رکھتے۔ بھلا یہ بھی کوئی تک ہے کہ سات آدمیوں کے لئے سولہ پہرے دار، چودہ ہوتے تب بھی حساب ٹھیک رہتا۔ بھلا سولہ کی کیا تک تھی" ——— عمران نے ان سے مخاطب ہو کر کہا۔

مگر ان میں سے کسی نے بھی عمران کی بات کا جواب نہ دیا۔ اور وہ سب بت بنے کھڑے رہے۔

تھوڑی دیر بعد فلیپر کمرے میں داخل ہوا۔ اس نے مسکراتی ہوئی نظروں سے سب کو دیکھا اور پھر جولیا سے مخاطب ہو کر کہا۔

" کیوں ڈیئر کیسی رہی۔"

" خبردار اگر تم نے اسے ڈیئر کہا۔ یہ نہ سمجھنا کہ میں بندھا ہوا ہوں۔ میں بندھے ہونے کے باوجود تمہاری زبان کھینچ سکتا ہوں" ——— عمران نے انتہائی سخت لہجے میں فلیپر سے مخاطب ہو کر کہا۔

" اچھا تو یہ دم خم ہیں۔ مگر یہ تمہاری کیا لگتی ہے" ——— فلیپر نے ہنستے ہوئے کہا۔

اور دوسرے لمحے وہ حیران رہ گیا۔ کیونکہ عمران اس طرح شرمایا تھا جیسے دلہن پہلی رات دولہا کو دیکھ کر شرماتی ہے۔

www.urdupalace.com

"باس اس لڑکی کا نام جولیا ہے۔ اور یہ آدمی اس سے باتیں کر رہا تھا"۔۔۔ ایک آدمی نے دخل اندازی کرتے ہوئے کہا۔

"اچھا یہ بات ہے۔ اب میں سمجھا۔ اس کا مطلب ہے، تم بھی یہاں کی سیکرٹ سروس کی رکن ہو۔ تم نے اپنا نام غلط بتا کر مجھے دھوکہ میں رکھنے کی کوشش کی تھی۔ جولیا کا نام تو مقامی سیکرٹ ایجنٹ کی حیثیت سے ہماری فائل میں موجود ہے"۔ فلیپر نے قدرے سخت لہجے میں کہا۔

ابھی وہ بات ہی کر رہا تھا کہ دروازہ ایک بار پھر کھلا اور اس بار ڈاکٹر براؤن اندر داخل ہوا۔

"بڑا رش لگا ہوا ہے"۔۔۔ ڈاکٹر براؤن نے سب کی طرف باری باری دیکھتے ہوئے کہا۔

"جی ہاں باس! ہم کامیاب ہو گئے ہیں۔ دراصل یہ سب لوگ مقامی سیکرٹ سروس کے ارکان ہیں۔ بس یوں سمجھیے کہ ایجنٹو کے علاوہ باقی تمام سیکرٹ سروس ہمارے قبضے میں ہے"۔۔۔ فلیپر نے اپنی اہمیت جتاتے ہوئے کہا۔

مگر اس نے ڈاکٹر براؤن کی نظروں کو جب عمران کے چہرے پر جمے ہوئے دیکھا تو وہ بھی چونک پڑا۔

"کیا بات ہے باس"۔۔۔ فلیپر نے پوچھا۔

"فلیپر یہ آدمی عمران ہے۔ وہی جس پر پہلے تجربہ میں بجلی گری تھی۔ اور جو دوسری بار میجر پرمود کو اغوا کر کے لے جا رہا تھا۔ ہم تو سمجھے تھے کہ یہ مر چکا ہے۔ مگر یہ زندہ ہے"۔ ڈاکٹر براؤن نے فلیپر سے مخاطب ہو کر کہا۔

"ارے واقعی۔ میں نے تو اس پہلو پر غور ہی نہیں کیا تھا۔ یہ تو وہی ہے اس کا جسم اور چہرہ بھی جلا ہوا ہے"۔۔۔ فلیپر نے بھی عمران کو غور سے

www.urdupalace.com

دیکھتے ہوئے کہا۔

"ارے بھئی کیوں میرے خلاف ٹسک کر رہے ہو۔ میں نے ابھی شادی نہیں کرنی۔ مجھے کنوارا ہی رہنے دو" ——— عمران نے بڑی معصومیت سے کہا۔

"فلیپر۔ جی ایم صاحب نے میجر آپریشن شروع کرنے کا آرڈر جاری کر دیا ہے میرے آدمی اس کے لئے تیاریاں کر رہے ہیں۔ تم ایسا کرو، ان سب کو آپریشن روم میں لے آؤ۔ تاکہ موت سے پہلے یہ ہماری طاقت کا اندازہ کر لیں" ——— ڈاکٹر براؤن نے فلیپر سے مخاطب ہو کر کہا۔

"باس کیوں نہ انہیں یہیں شوٹ کر دیا جائے۔ اور پھر اطمینان سے میجر آپریشن پر توجہ دی جائے۔ خواہ مخواہ ان کا روگ کیوں پالا جائے" ——— فلیپر نے قدرے سخت لہجے میں کہا۔

"نہیں۔ میں میجر آپریشن کی ابتدا میں کشت و خون نہیں کرنا چاہتا۔ میجر آپریشن ٹھیک ٹھاک شروع ہو جائے پھر جی۔ ایم کے سامنے ان کو موت کے گھاٹ اتارا جائے گا" ——— ڈاکٹر براؤن نے کہا۔ وہ دراصل بنیادی طور پر صرف سائنسدان تھا۔ اس لئے وہ کشت و خون سے حتی الامکان گریز کرنا چاہتا تھا۔

"جیسے آپ کی مرضی" ——— فلیپر نے کندھے اچکاتے ہوئے کہا۔ اور پھر اس نے اپنے آدمیوں کو حکم دیا کہ وہ ان سب کو لے کر آپریشن روم میں آ جائیں اور انتہائی چوکنے رہیں۔ اگر کوئی ذرا سی بھی غلط حرکت کرے تو بیشک گولی مار دیں" ———

فلیپر نے اپنے آدمیوں کو حکم دیا اور پھر خود ڈاکٹر براؤن کے ساتھ ہی ڈارک روم سے باہر نکل گیا۔

www.urdupalace.com

سر سلطان بیحد پریشان تھے۔ وہ کل سے عمران کو دانش منزل اور اس کے
فلیٹ پر بار بار رنگ کر رہے تھے۔ مگر دونوں طرف قطعی سکون تھا۔ انہیں زیادہ
پریشانی اس بات کی تھی کہ بلیک زیرو اور عمران دونوں غائب تھے۔ کل رات کو
انہیں ہیلی کاپٹر کے تباہ شدہ ڈھانچے کی خبر مل چکی تھی۔ اور اسی لئے وہ زیادہ پریشان
تھے۔ کیونکہ یہ ہیلی کاپٹر عمران نے سر سلطان سے کہہ کر منگوایا تھا۔ اور ہیلی کاپٹر تباہ ہو
چکا تھا۔ مگر ہیلی کاپٹر میں موجود افراد کی لاشیں دستیاب نہیں ہو سکی تھیں۔ اور
عمران اور بلیک زیرو دونوں غائب تھے۔ اس سے صاف ظاہر تھا کہ اس ہیلی کاپٹر
میں عمران اور بلیک زیرو دونوں سوار ہوں گے۔ سر سلطان کی تشویش بجا تھی۔ آخر
تنگ آ کر انہوں نے اپنی خاص الماری کھولی اور اس میں موجود ایجنٹو فائل نکال کر
اپنے سامنے رکھ لی۔ اس فائل میں کوڈ ورڈز میں سیکرٹ سروس کے تمام ممبران کے
پتے اور ٹیلیفون نمبر موجود تھے تاکہ کسی بھی وقت ضرورت پڑنے پر انہیں استعمال کیا
جا سکے۔

سر سلطان نے سب سے پہلے صفدر کے فلیٹ کے نمبر ڈائل کئے۔ مگر وہاں
سے بھی کسی نے رسیور نہیں اٹھایا۔ چنانچہ وہ باری باری سب کے نمبر ڈائل کرتے
چلے گئے۔ مگر کیپٹن شکیل، جولیا، صدیقی میں سے کوئی بھی نہ ملا۔ اب تو ان کی

www.urdupalace.com

پریشانی عروج پر پہنچ گئی۔ وہ سوچنے لگے کہ کہیں تمام سیکرٹ سروس اکٹھی تو مجرموں کے ہتھے تو نہیں چڑھ گئی۔ جہاں تک ان کی معلومات کا علم تھا۔ سیکرٹ سروس کے پاس اس وقت کوئی کیس نہیں تھا اور اگر تھا بھی تو عمران نے اپنی عادت کے مطابق کچھ نہیں بتلایا تھا۔ ایک دفعہ فائل گم ہو گئی تھی مگر عمران نے وہ فائل اسی دن لاکر دے دی تھی۔ ایک بار وزارت خارجہ کی عمارت پر بھی حملہ کیا گیا تھا۔ گو اس میں مجرموں کے سب آدمی مارے گئے تھے مگر پھر بھی فائل گم ہو گئی تھی۔ وہ فائل بھی عمران نے واپس لاکر دی تھی۔ اس سے صاف ظاہر تھا کہ کوئی چکر چل رہا ہے مگر عمران نے مزید کچھ نہیں بتایا تھا۔ اب تمام سیکرٹ سروس بمعہ بلیک زیرو غائب تھی اور ہیلی کاپٹر بھی تباہ ہو چکا تھا۔ انہیں سمجھ نہیں آ رہی تھی کہ وہ کیا کریں اور کس سے پوچھیں۔ انہوں نے فائل دیکھی۔ ابھی دو نام باقی تھے۔ گو انہیں امید تو نہیں تھی۔ مگر پھر بھی انہوں نے تنویر کے نمبر ڈائل کئے اور پھر ان کے چہرے پر یکدم مسرت کے آثار ابھر آئے۔ کیونکہ فوراً ہی دوسری طرف سے ریسور اٹھا لیا گیا تھا۔

"یس" —— تنویر کی محتاط آواز سنائی دی۔

"میں سر سلطان سیکرٹری وزارت خارجہ بول رہا ہوں۔ کیا تم تنویر ہو" سر سلطان نے اپنا مکمل تعارف کراتے ہوئے کہا۔ تاکہ تنویر ان سے کھل کر بات کر سکے۔

"یس سر میں تنویر بول رہا ہوں۔ فرمایئے جناب" —— دوسری طرف سے تنویر کی بوکھلائی ہوئی آواز سنائی دی۔ ظاہر ہے۔ وہ جانتا تھا کہ سر سلطان سیکرٹ سروس کے سرکاری انچارج ہیں مگر آج سے پہلے کبھی سر سلطان نے براہ راست ان سے بات نہیں کی تھی۔ اس لئے اس کے لہجے میں بوکھلاہٹ

www.urdupalace.com

تھی۔

"مسٹر تنویر! عمران کہاں ہے" ——— سر سلطان نے باوقار انداز میں پوچھا۔

"مجھے معلوم نہیں سر! ایکسٹو کو معلوم ہوگا" ——— تنویر نے بیحد مودبانہ لہجے میں جواب دیا۔

"مسٹر تنویر! آجکل تم لوگوں کے پاس کوئی کیس ہے" ——— سر سلطان نے دوسرا سوال کیا۔

"نہیں سر مجھے معلوم نہیں۔ کیونکہ اس سلسلے میں ایکسٹو نے مجھے کنٹکٹ نہیں کیا۔ اور اگر ہوگا سر تو ایکسٹو کو معلوم ہوگا" ——— تنویر نے ہچکچاتے ہوئے جواب دیا۔

"سنو مسٹر تنویر! ایکسٹو تو ملک سے باہر ہے۔ اور باقی پوری سیکرٹ سروس غائب ہے۔ عمران۔ جولیا۔ کیپٹن شکیل۔ صفدر، صدیقی۔ ان میں سے کوئی بھی موجود نہیں۔ صرف تم ملے ہو۔ اس سے صاف ظاہر ہے کہ کوئی کیس چل رہا ہے" ——— سر سلطان نے اپنی بات کی وضاحت کرتے ہوئے کہا۔

"بڑی حیرت کی بات ہے سر۔ مگر اب میرے لئے کیا حکم ہے" ——— تنویر نے حیرت بھرے لہجے میں پوچھا۔

"مسٹر تنویر کل عمران نے مجھ سے ایک ہیلی کاپٹر طلب کیا تھا۔ میں نے ہیلی کاپٹر پائلٹ سمیت بھیج دیا۔ کل رات ہی اس ہیلی کاپٹر کا تباہ شدہ ڈھانچہ ملا ہے۔ ہیلی کاپٹر فضا میں ہی برسٹ ہوگیا تھا۔ مگر نہ ہی عمران اور نہ ہی اس کے پائلٹ کی لاشیں ملی ہیں۔ میں نے سوچا کہ سیکرٹ سروس کے ارکان کو ان کی تلاش کے لئے لگا دوں۔ مگر سوائے تمہارے اور کوئی موجود نہیں ہے۔ نعمانی کو البتہ میں نے ابھی چیک

www.urdupalace.com

نہیں کیا ہے۔ تم اسے چیک کر لو۔ اور اگر وہ موجود ہو تو تم دونوں مل کر سیکرٹ سروس اور عمران کا کھوج لگاؤ۔ یہ تمہاری ڈیوٹی ہے۔ اور چوبیس گھنٹے بعد مجھے رپورٹ کرو" ـــــ سر سلطان نے اسے ہدایت کرتے ہوئے کہا۔

"بہتر سر! مجھے کوئی ٹپ دیجئے" ـــــ تنویر نے پوچھا۔

"ہیلی کاپٹر بحرین کالونی کے وسطی علاقے میں گرا ہے۔ اپنی تفتیش کا دائرہ وہیں سے شروع کرو" ـــــ سر سلطان نے اسے ٹپ دیتے ہوئے کہا۔

"بہتر سر! میں ابھی کام شروع کر دیتا ہوں" ـــــ تنویر نے جواب دیا۔

"او کے۔ میں تمہاری رپورٹ کا انتظار کروں گا" ـــــ سر سلطان نے کہا اور ریسیور رکھ دیا۔

اب اس کے سوا وہ کر بھی کیا سکتے تھے۔ بہرحال انہیں امید تھی کہ تنویر کچھ نہ کچھ کرے گا ضرور۔

فلیپر اور ڈاکٹر براؤن کے باہر نکلتے ہی صفدر اور کیپٹن شکیل نے آئی کورڈ میں عمران سے کوئی ایکشن لینے کی اجازت کے لئے کہا۔ مگر عمران نے انہیں منع کر دیا۔ اسے یہ تو معلوم ہو گیا تھا کہ وہ سب صحیح جگہ پہ پہنچ گئے ہیں۔ وہ اگر چاہتا تو اس ڈارک روم میں ہی ان سے نپٹ سکتا تھا مگر وہ اپنا کام آپریشن روم میں جا کر کرنا چاہتا

www.urdupalace.com

تھا تا کہ وہیں وہ ان کی مشینری کو بھی ساتھ ہی ختم کر کے ان کے میجر آپریشن کے منصوبے کو سبوتاژ کر سکے۔ ویسے وہ یہ بھی معلوم کرنا چاہتا تھا کہ مجرموں کا میجر آپریشن کیا ہے۔ چنانچہ عمران اور اس کے ساتھی پہرے داروں کی رہنمائی میں بڑی شرافت سے آپریشن روم کی طرف بڑھنے لگے۔ انہوں نے کسی قسم کا کوئی ردعمل ظاہر نہیں کیا۔

پہرے دار انہیں مختلف گیلریوں سے گزار کر ایک بڑے کمرے میں لے آئے اور پھر وہ کمرہ کسی لفٹ کی طرح اوپر چڑھنا شروع ہو گیا۔ جب وہ کمرہ رُکا تو وہ باہر نکل آئے۔ یہاں پھر ایک گیلری تھی۔ جس کے آخری کونے پر ایک فولادی دروازہ نظر آ رہا تھا۔ وہ سب اس دروازے کے سامنے آ کر رک گئے۔ ایک پہرے دار نے آگے بڑھ کر مخصوص انداز میں دستک دی اور پیچھے ہٹ کر کھڑا ہو گیا۔ دوسرے لمحے دروازے پر لگا ہوا سبز رنگ کا بلب جلنے بجھنے لگا۔ اس پہرہ دار نے جیب سے ایک چھوٹا سا ڈبہ نکالا اور پھر اس میں لگا ہوا ایک بٹن دبا دیا۔ بٹن دبتے ہی سبز رنگ کا بلب بجھ گیا۔ اور اس کی جگہ سرخ رنگ کا بلب جلنے لگا۔ اس آدمی نے ایک بار پھر دروازے پر مخصوص انداز میں دستک دی اور دوسرے لمحے دروازہ خودبخود کھل گیا۔

اور پہرے دار ان سب کو لے کر اندر داخل ہو گیا۔ عمران اور اس کے ساتھی آپریشن روم دیکھ کر حیران رہ گئے۔

یہ ایک کافی بڑا ہال تھا جس کے درمیان میں ایک دیوہیکل مشین فٹ تھی اور سامنے کی دیوار پر بے شمار چھوٹی بڑی سکرینیں فٹ تھیں۔ مشین اس وقت بند تھی اور تمام سکرینیں بھی تاریک تھیں۔ ہال میں فلیپر اور ڈاکٹر براؤن کے علاوہ تقریباً پندرہ آدمی اور بھی تھے جنہوں نے سفید رنگ کے لباس پہنے ہوئے تھے۔

www.urdupalace.com

جیسے ہی وہ اندر داخل ہوئے انہوں نے عقبی دیوار کے ساتھ سات لوہے کی کرسیاں فٹ ہوئی دیکھیں۔

"ان کرسیوں پر بیٹھ جاؤ اور خبردار کوئی غلط حرکت نہ کرنا"۔۔۔۔۔ فلیپر نے عمران اور اس کے ساتھیوں کو کرسیوں پر بیٹھنے کا اشارہ کرتے ہوئے حکم دیا۔

اور عمران یوں اطمینان سے کرسی پر بیٹھ گیا جیسے وہ کسی سینما ہال میں فلم دیکھنے آیا ہو۔ عمران کے بیٹھتے ہی اس کے باقی ساتھی بھی کرسیوں پر بیٹھ گئے۔ ان کے ساتھ آنے والے پہرے دار ارد گرد کھڑے ہو گئے۔ ان سب کی مشین گنوں کا رخ ان کی طرف تھا اور وہ بے حد چوکنے نظر آ رہے تھے۔

ان کے کرسیوں پر بیٹھتے ہی فلیپر نے جو دیوار کے قریب ایک کونے میں کھڑا تھا۔ دیوار پر لگا ہوا ایک سرخ رنگ کا ہینڈل تیزی سے اوپر کر دیا۔

ہینڈل اوپر ہوتے ہی ایک تیز سنسناہٹ کی آواز گونجی اور پھر اس سے پہلے کہ عمران اور اس کے ساتھی کچھ سمجھتے ان کے گرد لوہے کی ٹھوس چادر لپٹ گئی۔ شاید یہ کرسیاں بنائی ہی اسی لئے گئی تھیں۔

اب صرف ان کے منہ باہر تھے باقی تمام جسم لوہے کے خول میں قید ہو چکا تھا۔ ان سب نے حیرت سے ایک دوسرے کی طرف دیکھا اور پہلی بار عمران کے چہرے پر تشویش کے آثار دوڑ گئے۔ اسے اندازہ ہی نہیں تھا کہ مجرم اس قسم کی حرکت کریں گے۔ اب وہ ہر قسم کی جد وجہد سے قاصر ہو گئے تھے۔ اس سے تو اچھا تھا کہ وہ ڈارک روم میں اپنی کارروائی شروع کر دیتے۔ اب تو وہ قطعی بے بس ہو چکے تھے۔ اپنے ہاتھوں پر بندھی ہوئی رسیاں تو وہ کھول سکتے تھے مگر اس لوہے کے خول کو ہٹانا ان کے بس سے باہر تھا

"ہا۔ ہا۔ اب تم اطمینان سے اپنے ملک کی تباہی کا تماشا دیکھو"۔۔۔۔ فلیپر

www.urdupalace.com

نے قہقہہ لگاتے ہوئے کہا اور عمران نے بے بسی سے ہونٹ بھینچ لئے۔ اس بار واقعی وہ برے پھنسے تھے۔ اب اس کے سوا اور کوئی صورت نہیں رہ گئی تھی کہ باہر سے انہیں کوئی امداد ملتی اور وہ آزاد ہوکر مجرموں سے نمٹ سکتے۔ تقریباً تمام سیکرٹ سروس قید ہو چکی تھی۔ صرف تنویر اور نعمانی باقی رہ گئے تھے۔

مگر عمران جانتا تھا کہ اول تو انہیں کسی بات کا علم ہی نہیں ہے اور اگر ہو بھی سہی تو ان کا یہاں تک پہنچنا ناممکن ہے۔

" اب تم جا سکتے ہو۔ اور عمارت اور بیرونی احاطے کا پوری ہوشیاری سے پہرہ دو۔ کسی بھی مشکوک آدمی کو بات کرنے سے پہلے گولی مار سکتے ہو۔ جاؤ" ——— فلیپر نے پہریداروں کو حکم دیتے ہوئے کہا۔ اور وہ مودبانہ انداز میں سر ہلاتے ہوئے آپریشن روم سے باہر نکل گئے۔

" تم لوگ کیا کرنا چاہتے ہو" ——— اچانک عمران نے فلیپر سے مخاطب ہو کر کہا۔

" ابھی معلوم ہو جائے گا۔ اسی لئے تمہیں یہاں بٹھایا ہے تاکہ تم اپنی موت سے پہلے اس دلچسپ تماشے سے اچھی طرح لطف اندوز ہو سکو" ——— فلیپر نے قہقہہ لگاتے ہوئے کہا۔

اس سے پہلے کہ عمران کوئی جواب دیتا اچانک کمرے میں ایک تیز سیٹی کی آواز گونج اٹھی۔

ڈاکٹر براؤن تیزی سے شمالی کونے میں پڑی ہوئی میز کی طرف بڑھا اور پھر اس نے میز کی سطح کو کسی ڈھکن کی طرح اٹھا دیا۔ ڈھکن اٹھتے ہی ایک بڑا ٹرانسمیٹر باہر نکل آیا۔ سیٹی کی آواز اسی میں سے نکل رہی تھی۔ ڈاکٹر براؤن نے بٹن دبایا اور رسیور اٹھا کر کان سے لگا لیا۔

www.urdupalace.com

"جی۔ ایم کالنگ یو ہیلو، جی۔ ایم کالنگ یو اوور" ——— دوسری طرف سے ایک باوقار آواز سنائی دی۔

"یس ویدر باس سپیکنگ اوور" ——— ڈاکٹر براؤن نے جواب دیا۔

"ڈاکٹر میجر آپریشن شروع کر دو۔ تین دن کے اندر اندر میجر آپریشن مکمل ہونا چاہیئے۔ میں نے اعلیٰ حکام سے بات کر لی ہے۔ تین دن بعد ہمارا ملک کارروائی شروع کر دے گا اوور" ——— دوسری طرف سے آواز آئی۔

"او کے سر۔ تمام تیاریاں مکمل ہیں۔ میں آپریشن شروع کرنے کے لئے آپ کی کال کا انتظار ہی کر رہا تھا۔ ایک اور خوشخبری بھی آپ کو سنا دوں۔ اس وقت تمام سیکرٹ سروس ہمارے قبضے میں ہے۔ اور وہ آدمی عمران جسے میجر بریو نے بے حد اہم کہا تھا۔ وہ بھی اس وقت ہمارے قبضے میں ہے" ——— ڈاکٹر براؤن نے ایک نظر عمران اور اس کے ساتھیوں پر ڈالتے ہوئے کہا۔

"بہت اچھا ہے۔ مگر خیال رکھنا یہ لوگ بے حد خطرناک ہیں۔ ایسا نہ ہو کہ اچانک بازی پلٹ جائے اور ہمارا تمام منصوبہ ناکام ہو کر رہ جائے" ——— جی ایم نے تشویش آمیز لہجے میں کہا۔

"آپ بے فکر رہیں۔ وہ اس وقت ایسی پوزیشن میں ہیں کہ سب کچھ دیکھ سکتے ہیں۔ سن سکتے ہیں۔ بول سکتے ہیں۔ مگر اس کے علاوہ اور کوئی حرکت نہیں کر سکتے۔ میں آپریشن شروع کرنے کے بعد انہیں آپ کے پاس روانہ کر دوں گا۔ آپ انہیں اپنے ملک بھیج دینا۔ اعلیٰ حکام خود ہی ان کے متعلق کوئی اہم فیصلہ کریں گے۔ اوور" ——— ڈاکٹر براؤن نے تجویز پیش کی۔

"ٹھیک ہے مگر خیال رکھنا میں ان کے متعلق تمہیں بعد میں ہدایات دوں گا۔ اوور اینڈ آل" ——— جی ایم نے کہا اور رابطہ ختم ہو گیا۔ ڈاکٹر براؤن نے

www.urdupalace.com

بھی بٹن دبا کر ٹرانسمیٹر بند کیا اور پھر میز کے کنارے پر لگا ہوا ایک بٹن دبا دیا۔ ٹرانسمیٹر دوبارہ اندر چلا گیا اور ڈاکٹر نے میز کی سطح برابر کر دی۔

"تم لوگ کیا کرنا چاہتے ہو۔ مجھے بتاؤ شاید میں تمہیں کوئی مفید مشورہ دے سکوں" ——— عمران نے بڑی سنجیدگی سے ڈاکٹر سے مخاطب ہو کر کہا۔

"تم خاموش رہو ورنہ تمہاری زبان کاٹ دی جائے گی" ——— فلیپر نے اسے انتہائی غصے میں ڈانٹتے ہوئے کہا۔

"جو چپ رہے گی زبان میری لہو پکارے گا آستین کا" ——— عمران نے باقاعدہ لہک کر گانا شروع کر دیا۔ اور پھر فلیپر انتہائی غصے کے عالم میں عمران کی طرف بڑھا اور پھر دوسرے لمحے اس نے پوری قوت سے عمران کے گال پر تھپڑ رسید کر دیا تھپڑ اتنے زور کا پڑا تھا کہ عمران کے گال پر اس کی انگلیوں کے نشان ابھر آئے۔ مگر عمران اس فولادی خول کی وجہ سے بے بس تھا۔

اس لئے وہ صرف دانت بھینچ کر رہ گیا۔ مگر اس کے چہرے پر شدید سنجیدگی ابھر آئی تھی۔ اور آنکھوں میں غصے اور نفرت کے چراغ جل اٹھے تھے۔

"تمہیں یہ تھپڑ بے حد مہنگا پڑے گا مسٹر فلیپر۔ عمران کو تھپڑ مارنے والا اپنی بوٹیاں خود ہی نوچنے پر مجبور ہو جاتا ہے" ——— عمران نے انتہائی سرد لہجے میں کہا۔

"میں کہتا ہوں خاموش رہو ورنہ میں تمہارا گلا گھونٹ دوں گا" ——— فلیپر نے جواب میں دھاڑتے ہوئے کہا۔

"میرا گلا فولاد کا بنا ہوا ہے مسٹر فلیپر تمہاری انگلیوں میں اتنی طاقت نہیں ہے کہ میرا گلا دبا سکیں" ——— عمران نے بھی ترکی بہ ترکی جواب دیا۔ اور پھر فلیپر غصے سے عمران کی طرف بڑھنے لگا۔ مگر ڈاکٹر براؤن نے اس کا بازو پکڑ لیا۔

"رک جاؤ فلیپر۔ ان فضولیات میں پڑنے کی بجائے ہمیں پہلے اپنا کام کرنا چاہیئے۔

www.urdupalace.com

یہ سب کچھ بعد میں اطمینان سے کر لیا جائے گا"۔۔۔۔ ڈاکٹر نے کہا اور فلپ دانت بھینچے مڑ گیا۔

ادھر عمران کے دماغ میں آندھیاں چل رہی تھیں۔ وہ زندگی میں پہلی بار اپنے آپ کو بے بس محسوس کر رہا تھا۔ وہ سوچ رہا تھا کہ اس سے بہت بڑی غلطی ہوئی ہے۔ اگر اسے معلوم ہوتا کہ مجرم انہیں اس طرح قید کر دیں گے تو وہ ہر قیمت پر ڈارک روم میں ہی ہنگامے کا آغاز کر دیتا۔ مگر اب پچھتائے کیا ہو سکتا تھا۔۔۔ فولادی خود نے اسے کچھ اس طرح جکڑ رکھا تھا کہ وہ اس کے اندر اپنی انگلی تک نہیں ہلا سکتا تھا اور پھر وہ کرسی دیوار میں فٹ تھی۔ ورنہ وہ اس خول کو ہی ان کے خلاف بطور ہتھیار استعمال کر دیتا۔

بہرحال وہ وقت کا انتظار کر رہا تھا اور اس کی ریڈی میڈ کھوپڑی بڑی تیزی سے اپنے کام میں مصروف تھی۔

جب تک کوئی مناسب ترکیب سمجھ میں نہ آئے اس نے خاموش رہنا ہی بہتر سمجھا۔

ڈاکٹر براؤن نے مشین کے قریب جا کر اپنی رسٹ واچ میں وقت دیکھا اور پھر ڈاکٹر براؤن نے مشین کے اوپر لگا ہوا سرخ رنگ کا ایک لیور نیچے کر دیا۔ ایسا کرتے ہی دیوار پر لگی ہوئی سکرینیں روشن ہو گئیں اور ان پر آڑھی ترچھی لکیریں جھلکنے لگیں۔ اسی لمحے مشین کے گرد موجود دوسرے آدمیوں نے اپنا کام شروع کر دیا۔ وہ سب اپنے سامنے لگے ہوئے بڑے بڑے چکروں کو تیزی سے گھما رہے تھے اور پھر سکرینوں پر مناظر واضح ہونے شروع ہو گئے۔

تھوڑی دیر بعد ڈاکٹر نے اپنے سامنے لگے ہوئے ڈائل کو دیکھتے ہوئے ان سب کو روک دیا۔ اور وہ سب تیزی سے وہاں سے ہٹ گئے اور مشین کی دوسری

www.urdupalace.com

جگہوں پر کھڑے ہو گئے۔

اب دیوار پر لگی ہوئی سکرینوں پر مناظر واضح نظر آ رہے تھے۔ اور عمران یہ دیکھ کر حیران رہ گیا کہ ہر سکرین پر مختلف شہروں کے مناظر موجود تھے۔ تقریباً ملک کے تمام قابلِ ذکر شہر سکرینوں پر موجود تھے۔

درمیان میں لگی ہوئی بڑی سکرین پر دارالحکومت کا منظر موجود تھا۔ ابھی تک عمران مجرموں کا مقصد نہیں سمجھ سکا تھا کہ وہ کیا کرنا چاہتے ہیں۔

پھر ڈاکٹر نے ایک بار پھر گھڑی دیکھی اور سرخ رنگ کا ایک بڑا سا بٹن دبا دیا۔ دوسرے لمحے مشین میں ایک زوردار گڑگڑاہٹ پیدا ہوئی اور مشین کے سامنے رخ پر لگے ہوئے مختلف ڈائلوں میں موجود سوئیاں تھرتھرانے لگیں۔ اور مشین کے اوپر موجود شیشے کے ایک بہت بڑے جار میں موجود سبز رنگ کے سیال میں بلبلے سے پیدا ہونے لگے اور پھر وہ بلبلے تیزی سے جار کے اوپر لگی ہوئی نال کے ذریعے اوپر جانے لگے۔ نالی چھت سے ہوتی ہوئی اوپر نجانے کہاں تک چلی گئی تھی۔ اسی لمحے ڈاکٹر نے ایک زوردار قہقہہ لگایا اور پھر مشین سے ہٹ کر کھڑا ہو گیا۔

"آج میری سالوں کی محنت رنگ لائے گی۔ اور دنیا قیامت تک ڈاکٹر براؤن کے نام کو یاد رکھے گی۔ میں موسم کا بادشاہ ہوں۔ ویدر باس۔ ہا۔ ہا۔ ہا۔ ہا" ——

ڈاکٹر براؤن مسلسل قہقہے لگا رہا تھا۔ اس کے چہرے پر مسرت اور کامیابی کا آبشار بہہ رہا تھا۔

"ڈاکٹر تمہیں یہ کیا ہو رہا ہے" —— فلیبر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"آج مجھے کچھ نہ کہو فلیبر، آج میں بے پناہ خوش ہوں۔ بے پناہ خوش۔ آج میری زندگی بھر کی محنت رنگ لا رہی ہے۔ جو خواب آج سے بیس سال پہلے میں نے دیکھا تھا۔ آج اس کی تعبیر میرے سامنے ہے۔ اس وقت میں اس ملک کے مقدر کا مالک

www.urdupalace.com

ہوں۔ تم دیکھنا تین دن کے اندر میں اس ملک کا حلیہ بگاڑ کر رکھ دوں گا میں اس کی معیشت کو اس حد تک نقصان پہنچاؤں گا کہ یہ ملک صدیوں تک اپنے پیروں پر کھڑا نہیں ہو سکے گا۔ ہا۔ ہا۔ ہا۔ ہا۔ میرا نام ویدر باس ہے ویدر باس۔ اس ملک میں کامیابی کے بعد میں اس سے بڑی مشین بناؤں گا اور وسیع دائرہ اور پھر ایسا ہو گا کہ پوری دنیا کا موسم میرے کنٹرول میں ہو گا۔ دوسرے لفظوں میں پوری دنیا کی معیشت کا مالک میں ہوں گا۔ میں اس دنیا کا مالک ہوں گا۔ ایسا حاکم جو جب بھی چاہے کسی ملک کو صرف ایک بٹن دبا کر تباہ کر دے" ـــــ ڈاکٹر براؤن نے چیخ چیخ کر کہا۔ شاید بے پناہ خوشی نے اس کا دماغ مفلوج کر دیا تھا۔

"ڈاکٹر ہوش میں آؤ ابھی آپریشن کی ابتدا ہے۔ ایسا نہ ہو تمہاری بے پناہ خوشی تمہیں ناکارہ کر دے" ـــــ فلیپر نے ڈاکٹر کو کندھے سے پکڑ کر جھنجھوڑتے ہوئے کہا اور پھر ڈاکٹر ایک جھٹکا کھا کر سیدھا ہو گیا۔ اس کے چہرے پر سنجیدگی ابھر آئی۔

"واقعی فلیپر بے پناہ خوشی نے مجھے بے خود کر دیا تھا۔ تم نے اچھا کیا کہ مجھے بر وقت جھنجھوڑ دیا۔ ورنہ نجانے کیا ہو جاتا" ـــــ ڈاکٹر نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔ اور پھر مشین کی طرف بڑھ گیا۔

عمران نے دیکھا کہ سکرینوں پر موجود شہروں کا مطلع جو اب تک صاف تھا۔ اب ابر آلود ہونا شروع ہو گیا تھا۔ گہرے سیاہ رنگ کے بادلوں نے شہروں کو اپنی پناہ میں لے لیا تھا۔ اور مشین کے سامنے کے رخ پر موجود ایک بڑے سے ڈائل میں موجود سرخ رنگ کی سوئی سی سوئی تیزی سے ہندسوں پر ہندسے کراس کرتی چلی جا رہی تھی شیشے کے جار میں موجود سیال بلبلے بن بن کر نال کے ذریعے اوپر چلا جا رہا تھا۔ مگر اس کے باوجود جار میں سیال کی سطح کم نہیں ہوئی تھی۔ وہ ویسے کا ویسے ہی بھرا ہوا تھا۔

اور پھر [illegible] ڈاکٹر نے ایک

www.urdupalace.com

Advertisement at Urdu Palace

Are you looking for an affordable website to advertise your business?

Urdu Palace offers lowest rates for all advertisers.

For Advertisement of your brand or business on our website call us or contact us through Whatsapp on following numbers

+92-348-8709449

www.urdupalace.com